بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	یکم ظہور ۱۳۴۴ ہش ۔ ۳ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۔ یکم اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ جولائی بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ حضور کچھ نقاہت محسوس فرماتے رہے اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی کامل و عاجل صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ جولائی۔ کل نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی تلاوت کرنے کے بعد اس کی تفسیر بیان فرمائی۔ اور معاشرہ کی اصلاح کے لئے جو قیمتی ہدایات اللہ تعالیٰ نے اس میں بیان فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اس سلسلے میں آپ نے خاص طور پر شرک سے بچنے۔ والدین کی اطاعت اور خدمت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نعماء پر شکر گذاری اور انکساری اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پھوڑے کی تکلیف سے اب نسبتاً آرام ہے۔ صرف زخم کا تھوڑا سا حصہ ابھی مندمل ہونا باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں:۔

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اس موقعہ پر منعقد ہونے والی شوریٰ کے لئے تمام لجنات اپنی اپنی تجاویز جلد بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔ تمام تجاویز ۳۱ اگست تک یہاں پہنچ جانی چاہئیں۔ بعد میں آنے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

تمام انسپکٹران تحریک جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ۱۰، ۱۵ اگست ۱۹۶۵ء کو دفتر وکالت مال میں حاضر ہو جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے

نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جاوے

"مومن دنیا کو گھر نہیں بناتا اور جو ایسا نہیں خدا تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا نہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دنیا کو گھر بنانے والے کی عزت ہے۔ خدا تعالیٰ مومن کی عزت کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ نوافل سے مراد یہ ہے کہ خدمت مقرر کردہ میں زیادتی کی جائے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے۔ مومن محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے اس کے دل میں ایک درد ہوتا ہے جو اسے بےچین کرتا ہے اور وہ دن بدن نوافل حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا تعالیٰ کے سایہ تلے آجاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا تعالیٰ کی آنکھ اس کے کان خدا تعالیٰ کے کان ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس قدر تردد نہیں ہوتا جس قدر مومن کی جان نکالنے میں تردد ہوتا ہے۔ یوں تو خدا تعالیٰ کی ذات سب ترددات سے پاک ہے لیکن یہ فقرہ جو فرمایا تو مومن کے اکرام کے لئے فرمایا۔ اب دوسرے لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مر جاتے ہیں لیکن مومن کا معاملہ دگرگوں ہے۔ مجھے یہ سمجھ آتی ہے کہ جو صلحاء اور انبیاء کی زندگی آتی ہے وہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے اور بعض وقت ان کو خوفناک امراض لاحق ہو جاتے ہیں جیسے کہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت تھی۔ یہ اس تردد کا اظہار ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ اس سے معاملہ ایسا کرتا ہے اور خوفناک بیماریوں سے اسے نجات دیکر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اسے معمولی انسانوں کی طرح ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صہ ۳۹۔۴۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست ۱۹۶۵ء

موجودہ دور کے مسلمانوں کا اخلاق

مسلمان اخبارات اور مصنفین اسلام کے متعلق غیر مسلموں کی تحسینی آراء بڑے بڑے عنوانوں کے ساتھ نہایت فخر سے شائع کرتے رہتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جہاں تک اسلامی نظریات کا تعلق ہے بہت سے منصف مزاج غیر مسلم قرآن کریم کی تعلیمات اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت سے بے حد متاثر ہوتے ہیں :

جہاں تک صحابہ کرام ؓ کا تعلق ہے عملی لحاظ سے بھی غیر مسلم ان کے کردار کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ چنانچہ گاندھی جی نے بھی اپنی ایک تقریر میں سیدنا حضرت ابوبکر اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے کردار کو مثالی بتایا اور تلقین کی ہے کہ اہل ہند کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہیئے۔

اسی طرح اسلامی تاریخ میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسی عظیم الشان مسلمان ہستیاں ہوئی ہیں جنہوں نے اسلامی اصولوں پر چلنے کا نہایت اعلےٰ عملی معیار دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ چنانچہ صلیبی جنگوں میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے انگلستان کے بادشاہ، رچرڈ شیر دل سے جو سلوک کیا۔ وہ یورپ میں ضرب المثل بن گیا ہوا ہے۔ اسی طرح کروڑوں مسلمان درویشوں نے اور حکمرانوں نے اخلاق عالیہ کا نہایت اعلیٰ معیار ہر عہد میں پیش کیا ہے۔ ابھی حال میں رن کچھ کے معاملہ میں مسلمان فوجیوں نے جو کردار دکھایا ہے وہ بھی بڑا قابل تعریف ہے چنانچہ ایک بھارتی ڈویژن کو گھیرے میں لے کر چھوڑ دیا۔ اگر پاکستانی چاہتے تو اس کا نام و نشان مٹا دیتے۔ اس ضمن میں صدق جدید کا ایک نوٹ بھی ملاحظہ ہو۔

"امرتسر ۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرکار ہند کے وزیر داخلہ نندا جی جب پاکستانی سرحد کی چوکیوں کے دورے پر یہاں آئے۔ تو ان کو پاکستانی افسروں نے سرحد پار بلا کر اپنے ہاں چائے پلائی۔ جب وہ ہندوستان کے آخری مقام اٹاری کی چوکی کا دورہ کر رہے تھے۔ تو پاکستان کے سرحدی کمانڈر میجر محمد یوسف نے ان کو اپنی چوکی کا معائنہ کرنے کی دعوت دی۔ جس کو نندا جی نے بڑی مسرت سے منظور کر لیا۔ جب وہاں پہنچے تو پاکستانی دستے نے انہیں سلامی دی اور نندا جی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے بڑی خوشی ہے کہ دونوں دستوں کے باہمی تعلقات خوشگوار ہیں اور ایک وقت وہ آنے والا ہے۔ جب ہندوستان اور پاکستان اچھے پڑوسیوں کی طرح رہیں گے۔

اور پاکستانی افسروں نے یہ جو کچھ کیا اسلامی مشرقی انسانی حق ہمسائیگی اور مہمان نوازی کے تقاضوں سے کیا۔ دوسروں کو اس کا علم ہی نہیں کہ اسلام میں حق جار (ہمسایہ) کتنا زاید، اور کتنا اہم ہے غیر مسلم ہمسایہ تک کا۔

آج مدت دراز کے بعد دنیا کو یہ علم ہوا کہ برسوں کی شدید عداوت، تعصب منافرت کے باوجود فریقین کا ضمیر بالکل مردہ نہیں ہوگیا ہے۔ مروت، شرافت انسانیت کے جذبات بہر حال زندہ ہیں اور سارے سیاسی اختلافات و نزاعات کے باوجود دو ہمسائے شریف ہمسایوں کی طرح رہ سکتے ہیں۔"

(صدق جدید ۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء)

اس مثال سے ظاہر ہے کہ اسلامی اخلاق عالیہ کی جھلک آج بھی مسلمانوں میں کہیں کہیں دکھائی دے جاتی ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ آج مسلمان بطور مسلمان کے دوسری قوموں کی نظر میں ہی نہیں بلکہ اپنی نظروں میں بھی اخلاقی لحاظ سے بہت گر گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے گزشتہ اداریوں میں مسلمان اہل علم حضرات کے کئی ایک حوالے اس تعلق میں الفضل میں درج کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ ادبار کے ساتھ ان کے اخلاق بھی بہت پست ہو گئے ہیں۔ اور دوسری اقوام ان کے کردار سے متنفر ہیں۔

بے شک اس میں دوسری اقوام کا خود اپنا تعصب بھی کار فرما ہے اور وہ اکثر صورتوں میں بعض گزشتہ واقعات کی وجہ سے مسلمانوں کی حاکمانہ پوزیشن کے خیال سے احساس کمتری کا شکار ہیں اور محض اس کی وجہ سے مسلمانوں کے کردار میں کیڑے نکالتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے باہم فرقہ وارانہ تعلقات پرلے درجہ کے تعصب کے مظہر ہیں اور آج خود مسلمان اس فرقہ وارانہ منافرت سے جو اہل علم حضرات نے اپنے دلوں میں اور عوام کے دلوں میں پال رکھی ہے۔ اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں سخت حائل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات نے اسلام کے رواداری اصولوں کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف متعصبانہ روش کے ایسے مظاہر اکثر اوقات کرتے رہتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر غیر مسلم بھی صرف مسلمان سے ہی نہیں بلکہ اسلام سے ہی متنفر ہو جاتے ہیں اس کی ایک مثال ہم کل کے اداریہ میں پیش کر چکے ہیں کہ کس طرح مسلمان اہل علم حضرات جماعت احمدیہ کے ساتھ نہایت غیر اسلامی اخلاق اور غیر منصفانہ طریق سے پیش آتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ۔

یعنی ہدایت کو گمراہی سے صاف صاف ممیز کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دین میں کسی جبر کی ضرورت نہیں

فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے

لکم دینکم ولی دین

تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے

قرآن کریم نے اس اصول لا اکراہ فی الدین کو اتنے پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ کہ ایک مسلمان جو قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے اس حقیقت سے مطلع ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے لا اکراہ سے بھی بڑھ کر غیر مذہب والوں سے اور اختلافی عقائد رکھنے والوں سے نیک سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور نہایت حقیقت پسندانہ اصول پیش کئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ

لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا۔

یعنی کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس سے انصاف نہ کرو۔ اس سے ضرور انصاف کرو۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہو سکتا ہے جن کو تم برا کہتے ہو۔ وہ تم سے اچھے ہوں۔

ہم نے یہ چند باتیں محض نمونہ کے طور پر پیش کی ہیں ورنہ قرآن کریم میں کئی کئی پیرایوں سے دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری سے پیش آنے اور تعصب اور تعصبانہ طریق کار سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

یہ ہے اس قرآن کریم کی تعلیم جس کو تمام مسلمان اپنا پیشوا مانتے اور ادعا رکھتے ہیں کہ یہ تعلیم تمام دنیا کے لئے رحمت ہے مگر کتنا افسوس ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات نہ صرف خود ہی بلکہ دوسرے مسلمانوں کو اشتعال دلا کر خود مسلمانوں کے ساتھ محض اختلاف رائے یا اختلاف تاویل کی وجہ سے نہایت متعصبانہ سلوک کرتے ہیں بلکہ قتل و غارت تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی باتوں کو دل آزاری کا بہانہ بنا کر خصوصاً جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ نہایت غیر مہذبانہ اور غیر اسلامی رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام کو نہ صرف اپنوں میں بلکہ غیروں کی نظر میں بھی بدنام کرتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو ایک بودھی دوست کا مراسلہ جس کو آج بھی الفضل میں کسی دوسری جگہ لفظ بلفظ اس لئے نقل کرتے ہیں کہ شاید اس سے ہی عبرت حاصل ہو اور خدا کا خوف اور نبی علیہ السلام کی شرم دلوں میں پیدا ہو جائے فھو ھذا

یہ صرف اس لئے نہیں کہ آج پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو مغربی ارتداد اور الحاد اور قوتی یورش کے مقابلہ میں اتحاد و اتفاق کی سخت ضرورت ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اسلامی اخلاق کا تقاضہ یہی ہے۔ اگر ہم دنیا کی اقوام کے سامنے سرخرو ہونا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ غلبہ اسلام ہو تو ہم کو سب سے پہلے اپنا علاج کرنا چاہیئے۔ ہم خاص طور سے احمدی دوستوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ وہ ان اسلامی اخلاق کو پوری پوری طرح اپنائیں جن کی تفصیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "کشتی نوح" اور اپنی دیگر تصنیفات میں بڑی وضاحت سے دی ہے۔ تاکہ ہم نہ صرف خود فلاح پائیں بلکہ اپنے بھائیوں کے لئے ایک اچھا نمونہ بنیں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مرکزی اجتماع انصار اللہ کی تاریخوں میں تبدیلی

قبل ازیں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارھویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸-۹-۱۰ اکتوبر کا اعلان کر دیا گیا تھا مگر اب بعض سہولتوں کے پیش نظر اجتماع کی تاریخیں ایک ہفتہ آگے یعنی

۱۵ - ۱۶ - ۱۷ اکتوبر
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

مقرر کی گئی ہیں احباب کرام اس تبدیلی کو نوٹ فرما لیں۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

برِّصغیر ہندو پاک میں تھوما حواری کی آمد

اور

کلیساؤں کا قیام

(مکرم مولوی سمیع اللہ خانصاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

(۲)

تھوما حواری کی شہادت گاہ و مرقد

اس نقطۂ نظر سے یسوع مسیح کو محض ایک علاقائی شخصیت بنا کے رکھ دیا ہے جو صرف گلیل سے یروشلم اور یروشلم سے گلیل کا چکر لگایا کرتے تھے۔ ۸۰ میل کی مسافت بس یہی ان کا دائرۂ عمل تھا۔ ہندوستان جہاں کے شمال و جنوب میں جناب مسیح کے ٹھوس آثار موجود ہیں۔ ان کا بابرکت قدم یہاں نہیں پہنچا۔ نہ اس سرزمین سے ان کا کوئی تعلق قائم ہوا۔ حالانکہ یہ بات نہایت حیران کن ہے کہ "سینٹ تھوما" جو یسوع مسیح کے ایک مقرب حواری تھے۔ اب ان کے آثار ہندوستان کے شمال و جنوب دونوں علاقوں میں دریافت ہو رہے ہیں۔ مدراس میں تو ان کی شہادت گاہ اور مدفن دونوں جگہ عالی شان چرچ بنے ہوئے ہیں۔ میں خود ان دونوں گرجا گھروں کی بار بار زیارت کر چکا ہوں۔ میں نے جب کبھی ان گرجا گھروں کے خدمت گزار پادریوں سے پوچھا کہ ان چرچوں کی تاریخ کیا ہے؟ تو ہر مرتبہ انہوں نے نہایت جوش اور ولولہ سے بتایا کہ یسوع مسیح کے مقدس حواری "توما" یہاں آئے تھے۔ یہاں وہ توحید کا وعظ کہہ رہے تھے کہ ایک حق دشمن انسان نے بھالے سے ان کی پیٹھ پر بھرپور وار کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ یہ کہہ کر ایک فوٹو کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس میں یہ منظر بھی اسی طرح بڑی بڑی تصویروں میں دکھائے گئے ہیں۔

مائلا پور (مدراس) کا یہ مقام جہاں "تھوما حواری" مدفون ہیں۔ ہر عہد میں مسیحیوں کے نزدیک قابلِ احترام رہا ہے۔ برصغیر ہند و پاک کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی اکثر مسیحی حضرات اس مزار مبارک کی زیارت کے لئے آتے رہتے تھے۔ بہت سے پادریوں اور سیاحوں کی خود نوشت تحریریں موجود ہیں جن میں یہ درج ہے کہ انہوں نے مدراس میں تھوما حواری کی تربت کی زیارت کی۔ انہیں شہادتوں میں ایک شہادت وینس کے مشہور سیاح مارکو پولو کی بھی ہے۔ جو دو دفعہ ۱۲۸۸ء اور ۱۲۹۳ء میں کوئل کی بندرگاہ پر آیا تھا۔ دربار قسطنطین کے مؤرخ یوسی بیوس (EUSEBIUS) نے بھی اس روضۂ مبارک کا ذکر کیا ہے۔ (تواریخ کلیسائے ہند از برکت اللہ)

صوبہ کیرالا میں تھوما کے آثار

مدراس کے بعد بھارت کے جس جنوبی خطے میں تھوما حواری کے آثار کثرت سے پائے جاتے ہیں وہ صوبہ کیرالا ہے۔ یہاں کئی ایسے چرچ ہیں جن کے بانی "تھوما حواری" تھے۔ عیسائیوں کی اصطلاح میں ان کو "سریانی چرچ" کہتے ہیں۔

۳۸ ویں یوکرسٹک کانگریس کے موقعہ پر ایک کتاب "انڈین کیتھولک ریفرنس بک" شائع ہوئی ہے اس میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ "تھوما حواری" ہندوستان آئے تھے۔ انہوں نے کیرالا کے مقام PALUR میں سات چرچ قائم کئے۔ اس کے بعد وہ مدراس آ گئے اور یہاں جامِ شہادت نوش کیا۔

تھوما حواری کا موئے مبارک

"یوکرسٹک کانگریس" کے صرف تین ماہ بعد تھوما حواری کے اس برصغیر میں آنے کا اور ایک ثبوت مل گیا۔ انگریزی روزنامہ "انڈین ایکسپریس" بمبئی مؤرخہ ۸ مارچ ۱۹۶۵ء کی یہ خبر پڑھئے کہ

"۷ مارچ کو ملک شام سے مسیحی زعماء کا ایک وفد تھوما حواری کا "موئے مبارک" لے کر بمبئی پہنچی اس کے لیڈر ہز ہولی نس Moran Mar Augan تھے۔ دوسرے تین ارکان بھی چرچ کے اعلیٰ عہدیدار تھے۔ سانتا کروز ہوائی اڈے پر "سریانی عیسائیوں" نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ یہ وفد ایک بڑے جلوس کے ساتھ ہوائی اڈہ سے "آرتھوڈکس چرچ دادر (بمبئی)" آیا یہاں آ کر اس وفد نے لوگوں کو تھوما حواری کے "موئے مبارک" کی زیارت کرائی اور اس کی تاریخ یہ بیان کی کہ یہ مقدس یادگار ۳۹۹ء میں "مائلا پور" مدراس سے "مسوپٹامیہ" بھیجا گیا تھا۔ جون ۱۹۶۴ء میں ملک شام کے ایک مقام Mussal (موصل) میں ایک گرجا گھر کی مرمت ہو رہی تھی تو سنگ مرمر کا ایک بکس ملا۔ جس میں یہ موئے مبارک محفوظ تھا"۔ (انڈین ایکسپریس بمبئی ۸ مارچ ۱۹۶۵ء)

"دادر" چرچ میں یہ تقریب بہت دھوم دھام سے منائی گئی۔ اخباروں نے اس وفد کے بڑے بڑے فوٹو شائع کئے۔ ان کے سر پر جو موٹی موٹی قبہ نما پگڑیاں تھیں دیکھنے والوں کے لئے ان میں بڑی کشش تھی۔

تھوما حواری کے حالات

اب یہ امر حیران کن ہے کہ "سینٹ تھوما" ہندوستان کے جنوبی علاقے میں کیسے آ گئے۔ ان دنوں اس علاقہ میں یہودیوں کی کوئی آبادی نہیں تھی۔ ایک خیال یہ ہے کہ ۷۰ء میں جب طیطس رومی نے یروشلم اور ہیکل کو تباہ کیا تو یہودیوں اور عیسائیوں کے جو قافلے پناہ لینے کے لئے ہندوستان کے جنوبی ساحلوں کی طرف آئے انہیں میں "تھوما حواری" بھی تھے۔ مگر یہ خیال بالکل غلط ہے۔ تھوما حواری ان پناہ گزینوں کے قافلے میں نہیں تھے جو یروشلم کی تباہی کے بعد عرب اور پھر عرب سے ہندوستان آئے۔ ہم تو "تھوما حواری" کو جنوبی ہند آنے سے پہلے مغربی ایشیا اور برصغیر ہند و پاک کے شمال مغرب میں دیکھتے ہیں۔ یہاں وہ بادشاہوں کے دربار میں نظر آتے ہیں۔ "انڈین کیتھولک ریفرنس بک" میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ تھوما حواری ہندوستان آنے سے پہلے "گنڈو فارس" بادشاہ کے دربار میں آئے تھے۔

"بعض کتب تواریخ میں قدیم عیسائیوں کی یہ روایت درج کی گئی ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد جب حواریوں نے ایک تبلیغی انجمن قائم کی تو اس انجمن کی طرف سے "سلطنت پارتھیہ" میں تبلیغِ مسیحیت کے لئے تھوما حواری کو نامزد کیا گیا۔ (دیکھئے تواریخ ہند از ہاشمی)

دولت پارتھیہ

اس جگہ "دولتِ پارتھیہ" کا مختصر سا تعارف مفید ہو گا۔ "پارتھیہ" ایران کے اس کوہستانی و صحرائی علاقہ کو کہتے ہیں جس میں موجودہ سمرقند۔ خراسان اور ہرات کے اضلاع شامل تھے۔ پارتھی بادشاہوں میں "گنڈو فارس" سب سے نامور بادشاہ گزرے ہیں۔ ان کے زمانے میں "سلطنتِ پارتھیہ" بہت وسیع ہو گئی تھی۔ بلوچستان۔ سندھ اور پنجاب کے علاقے اس میں شامل تھے "ٹیکسلا" مشرقی صوبوں کی راجدھانی تھا۔ "سینٹ تھوما" اسی گنڈو فارس بادشاہ کے دربار میں آئے تھے اور یہاں سالہا سال رہ کر مسیحیت کی تبلیغ کی تھی۔ عام خیال یہ ہے کہ اسی تبلیغ کے نتیجے میں یہ بادشاہ عیسائی ہو گیا تھا۔

یہودیوں کا ترکِ وطن

اس بادشاہ کی مدت حکمرانی سے "تھوما حواری" کے ورودِ ہند کی تاریخ معین کی جا سکتی ہے۔ اس بادشاہ کا سن جلوس سنہ ۲۰ء ہے اور اس کی وفات سنہ ۶۰ء ہے اس لئے "سینٹ تھوما" کو سنہ ۶۰ء سے پہلے گنڈو فارس کے دربار میں ہونا چاہیئے۔ اگر مسیحیوں کا یہ قول تسلیم کر لیا جائے کہ وہ طیطس رومی کے حملہ کے بعد یروشلم سے نکلے اور سب سے پہلے جنوبی ہند آئے تو واقعات کی ترتیب بالکل غلط ہو جاتی ہے۔ طیطس رومی نے سنہ ۷۰ء میں یروشلم کو تباہ کیا۔ اس کے بعد ہی یروشلم کے یہودی و عیسائی ہندوستان کے جنوبی ساحل کی طرف آئے۔ وہ پہلے عرب کے ریگستان میں پناہ گزیں ہوتے تھے۔ مگر وہاں تنگی معاش یا بعض دوسری وجوہ کی بناء پر مستقل سکونت اختیار نہ کر سکے۔ پھر غالباً عرب تاجروں کی کشتیوں میں بیٹھ کر ہندوستان کے جنوبی ساحل کی طرف نقل مکانی کر آئے۔ اگر "تھوما حواری" نے بھی یہی بحری راستہ اختیار کیا تھا۔ پھر تو ان کے ہندوستان پہنچنے سے بہت پہلے "گنڈو فارس" بادشاہ کی وفات ہو چکی تھی۔ اس کے دربار میں تھوما حواری کے پہنچنے کا سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا۔

واقعات کی صحیح ترتیب

"انڈین کیتھولک ریفرنس بُک" میں بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ جنوبی ہند آنے سے پہلے تھوما حواری "گنڈوفارس" بادشاہ کے دربار میں تھے۔ اس طرح واقعات کی ترتیب بالکل درست ہو جاتی ہے۔ ۳۳ سال کی عمر میں جناب مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور مسیحیوں کی جماعت خلافِ قانون قرار دی گئی۔ اس کے بعد جناب مسیح اور تھوما حواری یروشلم سے ہجرت کر گئے۔ یہ رومی سلطنت کی حدود سے نکل کر ایشیائے کوچک۔ ایران افغانستان ہوتے ہوئے پنجاب اور کشمیر میں داخل ہوئے۔ یہاں انہوں نے ان قبائل یہود کو مسیحیت کا پیغام سُنایا جو ان دنوں اس علاقے میں آباد تھے اور جن کی تعداد لاکھوں سے متجاوز تھی۔ "بھوشیہ مہا پران" کا یہ قول بڑا بصیرت افروز ہے کہ جب ساکا راجہ کی ان سے ملاقات ہوئی اس وقت وہ "ہُن قوم" کے دیش میں مقیم تھے اور اس قوم کے متعلق اب یہ بات روشن ہوتی جا رہی ہے کہ وہ جناب مسیح کے ہم قوم قبائل تھے۔ اس قوم میں مسیحیت بہت تیزی سے پھیلی۔ کشمیر۔ افغانستان اور پنجاب ہر علاقے میں جناب مسیح کے نام لیوا پیدا ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ اس قبولیت میں جناب مسیح اور تھوما حواری کی روحانی توجہ و سرگرمی کے علاوہ گنڈوفارس بادشاہ کے سیاسی اقتدار کا بھی بہت کچھ دخل ہوگا۔ تھوما حواری اسی کامیابی کے ساتھ شمالی ہند میں مسیحیت کی اشاعت کر رہے تھے کہ ۷۰-۶۰ عیسوی کے درمیان طیطس رومی نے یروشلم پر حملہ کیا۔ اور یہودی و عیسائی ترکِ وطن کر کے ہندوستان کے ساحلوں پر آنے لگے۔ اس خبر کے سُنتے ہی جناب مسیح نے تھوما حواری کو شمالی ہند سے جنوبی ہند کی طرف بھیجا۔ انہوں نے ان غریب الدیار اور بے وطن یہودیوں کے درمیان تبلیغی مہم جاری کی اگرچہ یہ لوگ یروشلم میں جناب مسیح کی شدید مخالفت کر چکے تھے۔ مگر اب حالات بدل گئے تھے۔ اب نہ یہودیوں کی وہ کونسل باقی تھی نہ سردار کاہنوں کی وہ گرفت۔ اس کے ساتھ ہی جناب مسیح کی صداقت کے نشانات بھی اب بالکل واضح ہو گئے تھے۔ یہ نشانات دیکھنے کے بعد اب یہودیوں کے لئے انکار کی گنجائش نہیں تھی۔ ان نشانوں میں تین نشانات بہت مؤثر اور نتیجہ خیز تھے۔

یسوع مسیح کی تین پیشگوئی: پہلا نشان

تو یہ تھا کہ جناب مسیح نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ میں "یونس بن متّی" کی طرح موت کے منہ میں جا کر بھی موت سے نجات حاصل کر لوں گا۔ یہودیوں کو جناب مسیح کے اس قول کا علم تھا۔ ہندوستان آنے کے بعد جب انہیں معلوم ہوا کہ جناب مسیح کشمیر میں زندہ و سلامت موجود ہیں تو وہ سخت پشیمان ہوئے۔ ان پر یہ واضح ہو گیا کہ انہوں نے جو پیشگوئی کی تھی وہ بالکل درست نکلی۔ وہ واقعی صلیبی موت سے بچائے گئے۔ اس علم و انکشاف کے بعد وہ اب قبولِ حق سے باز نہ رہ سکے اور جلد ہی جناب مسیح پر ایمان لے آئے۔

دوسرا نشان۔ جناب مسیح نے کہا تھا کہ میں خدائی پیغام سُنانے کے لئے ان "اسیر قبائل" کے پاس بھی جاؤں گا جو جا بجا پھیلے ہوئے ہیں۔ ہندوستان آنے کے بعد ان لوگوں پر اس پیشگوئی کی صداقت بھی آشکارا ہو گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ "اسیر قبائل" یا بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کے درمیان بیٹھ کر نہایت عزت و وجاہت اور کامیابی کے ساتھ نبوت کر رہے ہیں۔

تیسرا نشان۔ متی۔ لوقا اور مرقس کی روایت کے مطابق جناب مسیح نے ان یہودیوں سے کہا تھا کہ تمہاری حق دشمنی اور دنیا طلبی کے باعث عنقریب "ہیکل" اور شہر یروشلم پر ایسی خوفناک مصیبت آنے والی ہے کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ یہودی اپنی آنکھوں سے اس ہولناک پیشگوئی کی صداقت دیکھ چکے تھے۔ ۷۰ء میں رومی بادشاہ "طیطس" یہودیوں کی بغاوت اور بار بار کی عہد شکنی سے کچھ ایسا مشتعل ہوا کہ ایک لشکر جرار لے کر یروشلم پر چڑھائی کی۔ یہودیوں کا قتل عام کیا۔ شہر کو تاخت و تاراج کر دیا۔ اور ہیکل کی شاندار عمارت کو مسمار کر کے رکھ دیا۔ یہودیوں کے لئے یہ مصیبت ایسی تھی کہ یونانی اور اسوری بادشاہوں کا ہولناک زمانہ بھی ان کو بھول گیا۔ وہ اسی حملہ میں تباہ ہو کر "یروشلم" سے بھاگ گئے تھے۔ جناب مسیح کی اس پیشگوئی میں اب ان لوگوں کو کیا شبہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے اب وہ لوگ جوق در جوق دائرۂ مسیحیت میں داخل ہونے لگے۔

کوچین کی کنیسا

البتہ یہودیوں کا وہ طبقہ جس کی طبیعت مشاہدۂ عذاب کے بعد مسخ ہو گئی تھی۔ انکار و تکذیب پر قائم رہی۔ "کوچین" میں ان کی نسل ابھی تک باقی ہے۔ میں نے خود کوچین کی وہ کنیسا دیکھی ہے جس کی بنیاد ان یہودیوں کے اُن پناہ گزین آباؤ اجداد نے ڈالی تھی۔

(باقی)

سرور و سوزِ محبت کی انتہا ہے صلوٰت!

کہی ہے پیرِ مغاں نے ہزار بات کی بات
سرور و سوزِ محبت کی انتہا ہے صلوٰت!

ترے وجود کا صدقہ ہے جاں سپاریِ شوق
جہادِ راہِ خدا ہیں ترے بدن کی زکوٰت!

تجھے نصیب نہیں ہے پناہِ عشق اگر
تری بہار خزاں دیدہ تو شکارِ ممات!

خدا کرے کہ تجھے سازگار ہو جائے
یہ زندگی کہ مئے تلخ ہے، نہ قند و نبات!

خدا کرے کہ تجھے بھی نصیب ہو جائیں
یہ اشک یعنی یہ تسکینِ روح کی برسات!

کہاں یہ کیف میسّر ہے بادشاہوں کو
یہ نیم شب یہ حضور و سرور کے لمحات!

جہاں میں فاش نگاہِ سکندری پہ نہیں
گدائے خاک نشیں کی بلندیٔ درجات!

(سعید احمد اعجاز)

درخواستِ دُعا:- میرا لڑکا عرصہ دراز سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اب اس کے ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا ہے جس کا عنقریب دوسری بار آپریشن ہونے والا ہے۔ پہلا آپریشن ناکام رہا تھا میں بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپریشن کی کامیابی اور عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مسعود احمد دہلوی۔ ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے عزیز محمد عبد السمیع ایگزیکٹو افسر شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور اپنی رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(والدہ پروفیسر عبد السلام۔ لنڈن)

ایک عبرت انگیز مراسلہ

اس سلسلے میں صفحہ ۲ پر اداریہ بھی ملاحظہ فرمائیں

شریمان ایڈیٹر صاحب الفضل ربوہ

تسلیم :- میں بودھی عقائد کا پیروکار ہوں! اسلام کی مساوات کا چرچا سنا تو زندگی کے بہترین سال اسکے مطالعہ میں گذارے۔ مگر خاک سمجھ نہ آیا آپ سے پرارتھنا ہے کہ آپ میری واقفیت کے لئے کچھ روشنی ڈالیں۔ میں نے جن آدمیوں سے بات چیت کی وہ Emotional زیادہ تھے اور Rational کم۔ لہذا وہ ہر بات کا جواب تعصب سے دیتے تھے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اسلام میں مساوات کم ہے اور تعصب زیادہ۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں کئی ایک گروہ پائے جاتے ہیں۔ ہندومت میں ذات پات کی لعنت جنم سے وابستہ ہے۔ مگر اسلام میں چھوت چھات نہ صرف مذہبی ہے بلکہ پیشہ وارانہ اور علاقائی ہے۔ پنجابی ہندوستانی کو برُا سمجھتا ہے تو ہندوستانی پنجابی کو حقیر جانتا ہے۔ اسی طرح مذہبی فرقوں میں کوئی دیوبندی ہے تو کوئی بریلوی ہے۔ اگر اسلام ان تمام بندشوں کی نفی کرتا ہے۔ تو پھر ماننا پڑے گا کہ موجودہ اسلام برائے نام ہے برائے عمل نہیں۔ اور یہ مذہب صرف کتابی ہے عملی نہیں۔ اور اس پر بھی یہ دعوے کہ یہی ایک مذہب ہے جو خدا کا پسندیدہ ہے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کتابی مطالعہ سے یکسر مختلف ہے۔ کیونکہ کتابی حقیقتیں خواہ کسی بھی مذہب سے متعلق ہوں۔ حق ہی کی تلقین کرتی ہیں اور سچائی ہی خدا ہے لیکن ان قوموں سے ملنے جلنے کے بعد جو میں نے تاثر لیا ہے وہ یہی ہے کہ یہ مذہب زائد المیعاد ہو گیا ہے کیونکہ خود مقدس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ ہر قوم کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اور خدا کے لئے یہ مشکل نہیں کہ وہ بدکردار قوم کو چھوڑ کر ایک نئی قوم پیدا کر دے آپ کا کیا خیال ہے؟

کچھ روز ہوئے میں ایک مسجد میں گیا میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا نماز پڑھنے کے بعد ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ الگ بیٹھا نماز پڑھ رہا ہے۔ ایک صاحب نے پوچھا۔ تم نے نماز ساتھ کیوں نہ پڑھی۔ میں یہ گفتگو بڑی دلچسپی سے سنتا رہا۔ مگر جان پہچان نہ ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کر سکا۔ وہ آدمی بولا۔ میں تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ وہ آدمی بڑی غریب طبیعت کا معلوم ہوتا تھا۔ سفید ڈاڑھی تھی اس کے اس سوال پر لوگوں نے کہا کہ یہ "مرزائی" ہے۔ جس پر وہ آدمی بولا کہ میں ایک چھوٹی سی جماعت کا فرد ہوں اور احمدی ہوں۔ اس پر ایک نوجوان لڑکا مائیکروفون کے سامنے آیا اور اس نے کہا کہ "جو احمدی ہے وہ حرام زادہ ہے" میں یہ سن کر اس آدمی کے پاس گیا۔ اور دریافت حال کیا۔ تو اس نے کہا کہ وہ سچ مچ احمدی ہے میں نے کہا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ اس نے کہا ہاں مسلمان ہیں۔ تو پھر یہ کیا معاملہ ہے اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ لوگ خواہ مخواہ تنگ کرتے ہیں میری ہمدردی سے وہ مجھ سے مانوس ہو گیا۔ ایک گھنٹہ کے بعد مجھے وہ بازار میں پھر ملا اور کہنے لگا کہ بھائی جان میں مزدور ہوں۔ جس مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا وہ ایک حاجی نے بنوائی ہے اور میں معمار کے ساتھ مزدوری کا کام ان کے ہاں کر رہا تھا وہ لڑکا جو مائیکروفون پر آیا تھا۔ حاجی کا بیٹا ہے اور اس نے سب سے بڑی سزا جو مجھے دی ہے وہ یہ ہے کہ مجھے کام سے برطرف کر دیا۔ بھائی جان اب آپ بحیثیت ایڈیٹر غور فرمائیں کہ مذہبی دیوانگی تعصب نہیں تو اور کیا ہے کیا میرے شکوک آپ رفع کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑا شرک یہی ہے کہ انسان انسان کی جنس نہ پہچانے۔ الغرض بہت سے واقعات ایسے گذرے ہیں جو میرے شکوک کو اور مضبوط کرتے چلے گئے۔ مذہب معاشرہ کا جنم داتا ہے مذہبی معاشرہ حق پرست ہونا چاہیئے اور اگر ایسا نہیں تو پھر مذہب کی فضیلت کا راگ الاپنا زیب نہیں دیتا۔ آپ بتائیں اب کیوں ہے۔

یہ واقعہ اس حاجی کے لڑکے کا ہے جس کے باپ نے اسلام کا پانچوں فریضہ ادا کیا ہوا ہے مگر خدا کے گھر سے واپس آئے ہوئے باپ کے اثرات اس لڑکے پر نہ پڑ سکے۔ اس حاجی کی ذاتی معاملہ بندی کیسی ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ بہرکیف ایک حاجی سے واسطہ پڑا تو معلوم ہوا ہے کہ لفظ حاجی محض ایک Title ہے۔ اگر آپ کے اخبار کے صفحات متحمل ہوئے تو ممنون ہوں گا۔

میں سلامتی ہوں میرا کوئی ٹھکانا نہیں اگر اس

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا

ایک واقعہ

انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں ایک گاؤں ٹھٹھہ ناظریاں ہے۔ وہاں کے رہنے والے ایک دوست مولوی امام الدین صاحب بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ اب کافی عرصہ ہوا وہ وفات پا چکے ہیں۔ مولوی صاحب مرحوم ایک سادہ اور درویش صفت بزرگ تھے۔ ہمیشہ کھدر کے کپڑے پہنتے حتیٰ کہ پگڑی بھی کھدر کی ہی ہوتی تھی مولوی صاحب مرحوم نے مجھ سے حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ کی سیرت کا ایک دلنواز واقعہ بیان کیا۔ فرمانے لگے۔

میں ایک دفعہ قادیان گیا۔ نماز پڑھنے کے لئے جب میں مسجد میں پہنچا تو مسجد میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ موجود تھے۔ جب نماز کھڑی ہوئی اسی صف میں جس میں میں کھڑا تھا۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ بھی میرے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔ اس پر مجھے کچھ حجاب سا معلوم ہوا کہ آپؓ ایک رئیس اور نواب ہیں اور میں ان کے بالمقابل دیہاتی وضع قطع کا کھدر پوش معمولی انسان ہوں۔ آپؓ کے دوش بدوش کھڑا نہ رہ سکا۔ اور پچھلی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اس پر حضرت نواب صاحبؓ نے فوراً مجھے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا اور فرمایا:-

"معلوم ہوتا ہے آپ کو میرے گناہوں سے نفرت ہے"

اس واقعہ کو سنے ہوئے ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے باوجود جب بھی مجھے یہ یاد آتا ہے تو دل کو ایک خاص لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ جہاں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے وہاں بے اختیار اپنے پیارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے دل سے درود نکلتا ہے کہ یہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور اخلاق نبویؐ کا ہی پرتوہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت جب حاضر خدمت ہوئی تو رعب جلال نبوی سے تھر تھر کانپنے لگی تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نہایت شفقت سے فرمایا

"مائی۔ کیوں گھبراتی اور خوف کھاتی ہے میں تو اس ماں کا بیٹا ہوں جو سوکھا اور باسی گوشت بھی کھا لیا کرتی تھی"۔

اللھم صلی علی محمد وعلیٰ اٰل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

(سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو حسب ذیل کاموں کے لئے ۹ راگست سنہ ۱۹۶۵ء بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک پی ڈبلیو آر کے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر پرسنٹیج ریٹ مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ۱/۲-۱۲ بجے دوپہر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ مقدار	زرضمانت
۱	ڈویژنل انجینئر نمبر ۳ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۶-۱۹۶۵ کے دوران شنگل یا کرشڈ سٹون سپلائی کرنا	۵۰۰۰۰ مکعب فٹ	۸۰۰/- روپے
۲	ڈویژنل انجینئر نمبر ۳ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران فیبڈہارڈ سپلائی کرنا	۳۰۰۰۰ مکعب فٹ	۲۰۰/- روپے
۳	ڈویژنل انجینئر نمبر ۳ لاہور کے سیکشن میں سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سٹون بیلسٹ (روڑی) سپلائی کرنا۔	۱۰۰۰۰۰ مکعب فٹ	۱۰۰۰/- روپے

۱۔ شیڈول آف ریٹس اور تفصیلات شرائط وغیرہ دفتر ہذا کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھی جا سکتی ہیں

۲۔ میٹریل ایف او آر ڈیسٹی نیشن پر لیا جائے گا۔ ٹھیکیدار کو میٹریل کی کیریج کے لئے فریٹ چارجز کی عوض بلا قیمت ریلوے میٹریل کنسائنمنٹ نوٹ جاری کیا جائے۔

۳۔ ایسے ٹھیکیداران جو ڈویژن ہذا کی تسلیم شدہ فہرست میں شامل نہیں کو ٹنڈر تصریحات کے اجراء کے لئے اپنے حوالہ جات زیادہ سے زیادہ لاہور کو ارسال کرنا ہوں گے۔

ایم وائی عارف (پی آر ایس ای) برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں

(از ٦/٦٥ تا ٣٠/٦/٦٥)

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ احباب نے غریب نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ یہ رقم ۱/٦/٦٥ تا ۳۰/٦/٦٥ تک کی ہے۔ احباب جماعت ان سب کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ... ۱۰
عبدالستار صاحب سیکرٹری مال از حلقہ
اسلامیہ پارک لاہور ... ۳۰
ملک مبارک احمد صاحب " ... ۲۵
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب " ... ۱۳
حافظ عبدالکریم صاحب فضل دہلی کیبنٹ لاہور ... ۱۰۱
محمد صادق صاحب سیکرٹری مال
از جماعت بشیر آباد فارم ... ۱۴
والدہ صاحبہ عزیز احمد صاحب راولپنڈی ... ۱۲
معرفت ظہیر الدین صاحب سیکرٹری مال
از جماعت حبیب آباد ... ۲۸
سردار محمد حسین صاحب چک ۵۱/۱۲-ایل
منٹگمری ... ۱۰
بشریٰ اصیحہ صاحبہ اہلیہ کبیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی ... ۲۰
ڈاکٹر احسان الحق صاحب " ... ۱۵
عبدالرشید صاحب گوجرانوالہ ... ۱۰
طاہرہ ناصر شاہ صاحب کراچی ... ۱۰
بشریٰ محمود نواز صاحب " ... ۵۰
امۃ الحی صاحبہ بیگم مرزا محمد حسین صاحب ... ۳۰
خان ثناء اللہ خان صاحب گلبرگ لاہور ... ۲۰
بیگم سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ... ۱۰
اہلیہ صاحبہ و دختر صاحبہ صوبیدار ملک
اللہ دتا صاحب چک ۱۳
ضلع ملتان ... ۱۰
عبدالستار صاحب سیکرٹری مال از محلہ دارالرحمت
شرقی ربوہ ... ۱۱
نور محمد صاحب جماعت قائد آباد خوشاب ... ۳۰
چوہدری محمود احمد صاحب دفتر P.S. ربوہ ... ۱۰
اہلیہ صاحبہ فیض احمد صاحب آف جموں
حال سیالکوٹ ... ۳۵
امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقدیر صاحب
کراچی ... ۱۰
ذکیہ خاتون صاحبہ " ... ۱۵
زینب صاحبہ والدہ ڈاکٹر غلام علی صاحب
مرحوم لاہور ... ۳۰
نسیم اختر صاحبہ بجواں بوساطت کیپٹن
محمد اسلم صاحب ربوہ ... ۲۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب از جماعت شیخوپورہ ... ۱۲
ناظرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مراد علی صاحب گوجرانوالہ ... ۱۱
بابو محمد عالم صاحب از جماعت سرگودھا ... ۲۱.۵۰
حکیم خلیل احمد صاحب سیکرٹری مال علاقہ ... ۱۲

سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آبنہ کر مپورہ ... ۲۰
عزیز احمد صاحب ڈی۔ شاہ ڈاکخانہ کھوجیانوالی
تحصیل گجرات ... ۱۰
نعیم احمد صاحب گوٹھ نتھے خان ضلع خیرپور ... ۱۰
کیپٹن منور بخاری صاحب کراچی ... ۱۰
جمال الدین صاحب پنجاب یونیورسٹی
نیو کیمپس لاہور ... ۲۰
بشارت احمد صاحب گوٹریالہ ضلع گجرات ... ۱۰
مولوی احمد خان صاحب نسیم ربوہ ... ۵۰
چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز
کراچی ... ۵۰
چوہدری نام محمد صاحب سیال ربوہ ... ۲۱
ملک بشیر احمد خان صاحب کالج روڈ ملتان ... ۱۰
اہلیہ قمر صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز
آف سکولز لائل پور ... ۵۰
بیگم نور احمد صاحب سٹوری راولپنڈی ... ۱۰
بیگم ریاض احمد صاحب پورن نگر سیالکوٹ ... ۱۰
خالدہ آفتاب صاحبہ معرفت ڈاکٹر
آفتاب احمد صاحب لاہور ... ۱۰
صغریٰ فاطمہ صاحبہ بذریعہ مولوی محمد صدیق صاحب
لائبریرین ربوہ ... ۲۰
حضرت بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب
لاہور ... ۱۰
ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ معرفت ڈاکٹر
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کالونی کراچی ... ۴
سلطان علی خان صاحب C/O ایم عبدالرحیم
اینڈ سنز ملتان ... ۱۰
مس حمیدہ عزیز بذریعہ چوہدری
عبداللطیف صاحب ... ۲۵-۷۱
ڈاکٹر ریاض احمد صاحب " ... ۵۷
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب اکم لادھراں ... ۲۰
مسز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب پارڈ چناب گھی ملز ... ۱۰
ملک بشیر احمد صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ملتان ... ۲۱۰
ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب منٹگمری ... ۱۵
شیخ لطف الرحمٰن صاحب ناظم آباد کراچی ... ۱۰
عبدالمنان صاحب لودھی اظہر منزل لاہور ... ۱۰
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ سلیم محمد صدیق صاحب ... ۳۰
سید محمد منظور احمد صاحب سیستان افغانستان ... ۱۰
مینیجر عبدالرشید صاحب ملک ایم ڈی ایس
کراچی چھاؤنی ... ۱۰

محمد معین اختر صاحب چک ۲۰۲/R.B گھسی
ضلع لائلپور ... ۱۰
امۃ الہادی بیگم اقبال احمد صاحب کراچی ... ۵۰
چوہدری اے وحید اسلم صاحب ایڈووکیٹ
لاہور مع بچگان و اہلیہ ... ۲۰
شیخ غلام رسول صاحب لائل پور ... ۲۰
شیخ حاجی شریف احمد صاحب " ... ۳۰

امۃ الحمید صاحبہ دختر شیخ محمد عبداللہ صاحب
کراچی ... ۱۰
محمد سعید صاحب اختر مینیجر نیشنل بنک پاکستان کراچی ... ۱۰
فائزہ صاحبہ دختر شیخ شریف احمد صاحب ... ۳۰
ثروت بیگم صاحبہ دختر خواجہ محمد شفیع صاحب
چکوال ... ۱۰
ڈاکٹر کرنل سید ضیاء الحسن صاحب حیدرآباد ... ۱۰

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی

(خواتین)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاٰخرۃ۔ قارئین سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۳٦۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ منجانب حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... ۳۰۰
۱۳۷۔ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ... ۳۰۰
۱۳۸۔ محترمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ جہلم ... ۳۰۰
۱۳۹۔ محترمہ بیگم کرنل محمود الحسن صاحب لاہور چھاؤنی ... ۳۰۰
۱۴۰۔ محترمہ بلقیس عزیزہ صاحبہ بنت ٹھیکیدار عبدالعزیز صاحب ... ۳۰۰
۱۴۱۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ ... ۳۰۰
۱۴۲۔ محترمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ اہلیہ مرزا محمد ادریس صاحب ربوہ ... ۳۰۰

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی پانچویں سالانہ تربیتی کلاس

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی پانچویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۸-۱۹ اور ۲۰ جون ۱۹٦۵ء کو منڈی بہاء الدین میں منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سہ روزہ کلاس بڑی کامیاب رہی۔ ضلع میں کل ۳۷ مجالس ہیں۔ جن میں سے ۲۵ مجالس کے نمائندگان نے کلاس میں شرکت کی۔ جن کی اوسط تعداد قریباً سوا سو (۱۲۵) رہی۔ مرکز سے محترم حضرت صاحبزادہ رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مہتمم اطفال الاحمدیہ نے تشریف لا کر اس کلاس سے خطاب فرمایا۔

خدام کے علاوہ اطفال الاحمدیہ کی کلاس بھی ساتھ ہی منعقد ہوئی۔ اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے کلاس میں شمولیت کی۔ تینوں دن پروگرام بڑی باقاعدگی سے جاری رہا۔

خدام، اطفال، انصار اللہ، احباب اور مستورات کے علاوہ متعدد غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی اور استفادہ کیا۔

کلاس کے دوران ایک دعوت کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس میں ضلع کے معززین کے علاوہ افسران اور وکلاء نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے خطاب فرمایا۔

کلاس کے دوران مندرجہ ذیل مقابلے ہوئے۔

نماز باترجمہ۔ مضمون نویسی۔ تقریر۔ تلاوت۔ حفظ قرآن۔ ترجمہ قرآن۔ بیت بازی۔ ادعیۃ القرآن۔ حفظ الہامات۔ ورزشی مقابلوں کے علاوہ کبڈی اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔

آخری روز مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے امتیاز حاصل کرنے والے اطفال و خدام میں انعامات و اسناد تقسیم کیں۔ اور اختتامی خطاب کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ۔ (نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

٭ راولپنڈی ۳۰ جولائی۔ پاکستان میں روسی سفیر مسٹر نستر تیکو نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان کے تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے امریکی امداد رک جانے کے بعد روس نے امداد دینے کی پیشکش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں دونوں حکومتیں تفصیلات طے کرنے کے لئے بات چیت کر رہی ہیں۔ روسی سفیر نے اس بارے میں کوئی بات قطعی طور پر بتانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ وقت آنے پر سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان اور روس کے درمیان بعض ٹھوس تجاویز پر بات چیت ہو رہی ہے۔

روسی سفیر نے کہا کہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے امداد کے سلسلے میں دونوں ملکوں کی بات چیت کے نتائج اس کی تکمیل پر سامنے آ جائیں گے۔ فی الحال قطعی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا روسی وزیر اعظم کے دورۂ پاکستان کی کوئی تاریخ مقرر ہو گئی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس معاملے پر بھی بات چیت ہو رہی ہے۔ اور جلد ہی کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

روسی سفیر اپنے عہدے کی میعاد ختم ہونے پر کل صدر سے الوداعی ملاقات کے لئے راولپنڈی آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور روس کے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں اور خاص طور پر صدر ایوب کے دورۂ روس سے ان کے روابط مستحکم ہو گئے ہیں۔ صدر ایوب کے دورے کے گہرے اثرات ہوئے ہیں اور ان کے درمیان تعاون کی نئی راہیں ہموار ہو گئی ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ دونوں کے تعلقات اور مضبوط ہوں گے۔

٭ راولپنڈی ۳۰ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ اخبارات کا کام تعمیری نکتہ چینی، عوام کو مشورہ دینا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے۔ کل اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملاقات میں صدر نے یہ بات کہی۔ اس ملاقات میں انہوں نے رسمی طور پر اخبارات کے رضاکارانہ ضابطۂ اخلاق کا افتتاح بھی کیا۔

صدر ایوب خان نے رضاکارانہ ضابطہ اخلاق مرتب کرنے پر ایڈیٹرز کونسل کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اگر اس ضابطہ پر صحیح طور پر عمل درآمد کیا گیا تو دیگر قوانین بروئے کار لانے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی ذاتی احتساب کرنا توہین آمیز نہیں۔ کسی پیشہ کی ترقی کے لئے اس کی تنظیم اور بعض اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ نکتہ چینی کے بغیر جمود طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن میری خواہش ہے کہ پاکستان مثبت بنیادوں پر ترقی کرے۔ پاکستان جیسے ملک کے لئے جسے لاتعداد مسائل کا سامنا ہو، ان مسائل کے حل کے لئے نئے نئے نظریات کی ضرورت ہے۔ آزاد معاشرے کے لئے تعمیری نظریات کی حامل قوم کا وجود لازمی ہے جو حقیقت پسند ہو۔ اور ہر چیلنج کا مقابلہ کر سکے اخبارات اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں وہ نئے نئے نظریات کو عوام تک بڑی آسانی سے پہنچا سکتے ہیں۔ اور عوام کی صحیح رہنمائی کا فرض انجام دے سکتے ہیں۔

٭ راولپنڈی ۳۰ جولائی۔ روس کے سفیر مسٹر نیستر تیکو نے کل قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبد الجبار خان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں روسی پارلیمانی وفد کے دورۂ پاکستان کے بارے میں بھی بات چیت کی گئی۔ روسی وفد دسمبر میں پاکستان آنے والا ہے اس وقت قومی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں ہو رہا ہوگا۔ مسٹر عبد الجبار خان نے روسی سفیر سے کہا کہ مجھے روسی پارلیمانی وفد سے ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوگی۔

٭ راولپنڈی ۳۰ جولائی۔ حکومت نے اخبارات کے متعلق خاص قوانین پر عمل درآمد ایک سال کے لئے روک دیا ہے تاکہ اخبارات رضاکارانہ طور پر اپنے ضابطہ اخلاق پر عمل پیرا ہو سکیں۔

اس ضابطے کے تحت اخبارات کی اپنی اخلاقی عدالت (کورٹ آف آنر) ہوگی جو اس کی خلاف ورزیوں پر غور کرے گی۔ کل صدر ایوب سے اخبارات کے ایڈیٹروں کی ملاقات کے موقعے پر وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ حکومت منصفانہ اور تعمیری نکتہ چینی کی مخالف نہیں اور وہ اخبارات کی آزادی پر غیر ضروری پابندیاں عائد کرنا نہیں چاہتی۔ میں نے مدیران جرائد کو بتایا تھا کہ ضابطۂ اخلاق پر رضاکارانہ طور پر عمل درآمد کی مدت کے دوران میں جو ایک سال ہو سکتی ہے حکومت پریس آرڈیننس کے تحت کارروائی کرنے کے بجائے اپنی شکایات اخلاقی عدالت میں پیش کرے گی۔

٭ راولپنڈی ۳۰ جولائی۔ سپریم کورٹ ریٹائرڈ جج مسٹر امیر الدین نے عارضی طور پر اخبارات کی اخلاقی عدالت (کورٹ آف آنر) کی صدارت قبول کر لی ہے۔ یہ اعلان انجمن مدیران جرائد سی پی این ای کے صدر مسٹر مجید نظامی نے صدر ایوب سے ایڈیٹروں کی ملاقات کے بعد کیا۔

٭ لاہور ۳۰ جولائی۔ ہندوستانی حکام سیلاب کے متعلق بروقت اطلاعات فراہم نہیں کر رہے جس کی بناء پر سیلاب کو کنٹرول کرنے والا محکمہ گوناگوں مشکلات میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اور تیزی سے چڑھتے ہوئے دریاؤں کی آئندہ پوزیشن کے متعلق وہ عوام کو مکمل اطلاعات فراہم کرنے سے قاصر ہے۔ ہندوستانی حکام نے بذریعہ تار جو مفصل اطلاعات بھیجی ہیں وہ دو دو اور تین تین دن کی تاخیر سے موصول ہوئی ہیں یہ تاخیر کسی وقت بھی مہلک ثابت ہو سکتی ہے خاص طور پر سیلاب کے موسم میں جو عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیلاب کنٹرول کے انتظامات انہی اطلاعات پر کئے جاتے ہیں۔ جو ہندوستانی حکام فراہم کرتے ہیں۔

٭ لاہور ۳۰ جولائی۔ دریائے سندھ، چناب اور ستلج میں اٹک، خانکی اور گنڈا سنگھ والا کے قریب درمیانے درجے کا سیلاب آگیا ہے دریائے سندھ میں کالا باغ کے قریب بھی درمیانے درجے کا سیلاب ہے سیلاب کی وجہ سے ضلع جھنگ کے تیس سے زائد دیہات زیر آب آ چکے ہیں۔

٭ کراچی ۳۰ جولائی۔ حکومت پاکستان نے ہندوستان کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ رن کچھ کے متعلق دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ۲۰ اگست کو منعقد کیا جائے حکومت ہندوستان کو اس فیصلے سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

اس سے پہلے حکومت پاکستان نے تجویز پیش کی تھی کہ ۱۶ اگست کو دہلی میں وزرائے خارجہ کی تین روزہ کانفرنس منعقد کی جائے جس میں رن کچھ کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کی تفصیلات طے ہوں۔ ہندوستان نے اس کے جواب میں سولہ کے بجائے کانفرنس کی تاریخ بیس جولائی مقرر کرنے کی تجویز کی تھی۔

٭ قاہرہ ۳۰ جولائی۔ صدر ناصر کے خاص ایلچی جناب حسن صبری الخولی یمن کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے سعودی عرب پہنچ گئے وہ شاہ فیصل سے بات چیت کریں گے۔

لیڈی عبدالقادر وفات پا گئیں

اردو کی محسنہ ٭ ممتاز اہل قلم ٭ جلیل القدر سماجی کارکن

لاہور ۳۰ جولائی۔ جلیل القدر سماجی کارکن، ممتاز اہل قلم اور اردو کی محسنہ لیڈی عبدالقادر ۲۸ جولائی کو نماز فجر کے بعد نہایت پرسکون لمحات میں رحلت کر گئیں۔ آپ کی عمر ۸۵ برس تھی لیکن پیرانہ سالی کے باوجود سماجی خدمت اور تعلیم نسواں کے کاموں میں سرگرم عملی حصہ لیتی تھیں اور آپ نے صرف چار ماہ قبل اردو کے مشہور جلوس کی قیادت کی تھی۔

مرحوم سر شیخ عبدالقادر کی اہلیہ محترمہ لیڈی عبدالقادر نے اپنے شوہر نامدار کی وفات سے پندرہ سال بعد کل لارنس روڈ پر اپنے نامور فرزند مسٹر منظور قادر کے مکان پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ اس وقت مسٹر منظور قادر کے علاوہ ان کے تین اور بیٹے مسٹر احسان قادر، مسٹر ارشاد قادر اور مسٹر ریاض قادر اپنی والدہ ماجدہ کے سرہانے موجود تھے۔ پانچویں بیٹے لیفٹیننٹ جنرل الطاف قادر جو سینٹو میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں ان دنوں ملک سے باہر ہیں۔

لیڈی عبدالقادر کی وفات کی خبر سن کر سینکڑوں افراد ملک کے سابق وزیر خارجہ اور صوبائی ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر منظور قادر کے مکان پر پہنچ گئے۔ ان میں سماجی کارکن، ماہرین تعلیم، ہائی کورٹ کے جج، وکلاء، اعلیٰ سول اور فوجی افسر اور دوسرے معززین شہر بھی شامل تھے۔ سوگواروں میں ایک تعداد ان بے سہارا خواتین کی بھی تھی جنہیں مرحومہ نے سہارا دیا اور جن کی تعلیم اور سماجی بحالی کے انتظامات کئے۔

چھ بجے شام میت کو ایک ایمبولینس گاڑی میں رکھ دیا گیا۔ اور جنازہ قبرستان میانی صاحب کی جانب روانہ ہوا۔ جنازے کے جلوس میں ایک سو سے زیادہ کاریں تھیں قبرستان کے خاندانی حصے میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کے بعد میت، مرحومہ کے شوہر کی تربت کے پہلو میں سپرد خاک کر دی گئی۔

ادارہ الفضل محترمہ لیڈی عبدالقادر صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے محترم جناب منظور قادر صاحب، ان کے برادران اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے

معمولی عذرات پر باجماعت نماز کو ترک کرنے والوں کو روحانی نابینائی لاحق ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ البقرہ کی آیت فول وجهك شطر المسجد الحرام کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں اس آیت سے یقینی طور پر یہ استدلال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں نماز باجماعت کو نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس نے فول وجهك شطر المسجد الحرام فرمایا ہے۔ فولوا وجوهكم شطر المسجد الحرام نہیں فرمایا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ باقی سارے مسلمانوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اقتداء نماز میں شامل ہونا تھا سوائے منافقوں کے جو دل سے ساتھ نہیں ہوتے۔ اور عمل میں بھی پیچھے رہتے ہیں اور جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو عشاء اور فجر کی نمازوں میں نہیں آتے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں ان کے گھروں کو جلا کر راکھ کر دوں۔ پس چونکہ تمام مومنوں نے نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی شریک ہو جانا تھا۔ اس لئے ان کا علیحدہ ذکر کرنے کی بجائے صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہہ دیا گیا کہ آپ اپنا مونہہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں۔ بہرحال نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور رستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں۔ پرانے زمانے میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا۔ کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے اس نے کہا یا رسول اللہ آتی ہے آپ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا۔ اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے۔ مگر آج کل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناء پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔ غرض فول وجهك شطر المسجد الحرام کہہ کر اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ امامت کے متعلق احکام صرف ایک شخص کو دینے کافی ہیں۔ کیونکہ باقی سارے مسلمان اس کے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں گے اور اس طرح وہ سارے کے سارے نماز میں شامل ہو جائیں گے۔ اگر کوئی کہے کہ پھر دوسری جگہ جمع کا صیغہ کیوں استعمال کیا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں دنیا بھر کے امام مخاطب ہیں جو ممکن ہے دس لاکھ یا دس کروڑ ہوں۔ اور ان کی متابعت میں تمام مسلمانوں پر وہ حکم حاوی ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۳۹-۴۰)

مجاہد فورس میں بھرتی کا طریقہ

راولپنڈی ۳۱ جولائی۔ فوج کے محکمہ تعلقات عامہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے، کہ جو لوگ مجاہد فورس میں شریک ہونے کے خواہشمند ہیں انہیں اپنے قریبی مجاہد فورس کے دفتر سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔ یہ وضاحت اس لئے ضروری سمجھی گئی ہے کہ فوج کے جنرل ہیڈ کوارٹرز میں مجاہد فورس میں شامل ہونے کے خواہشمند لوگوں کی درخواستیں پہنچ رہی ہیں حالانکہ جنرل ہیڈ کوارٹر کا مجاہدوں کی بھرتی سے کوئی تعلق نہیں۔

لجنات اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن سب چندوں کا مجموعی جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بجٹ کے پورا ہونے میں ہنوز بہت کمی ہے اور ہمیں اکتوبر تک اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ذیل میں جون تک کے چندہ جات کا مجموعی گوشوارہ مددار درج کیا جاتا ہے اس کے مطالعہ سے یہ روشن ہو جائے گا کہ چندوں میں کتنی کمی ہے۔

نمبر شمار	مد چندہ	بجٹ مجوزہ	وصولی جون تک	کمی
۱	ممبری لجنہ اماء اللہ	۱۶۱۶۸-۰۰	۱۲۶۲۸-۸۱	۳۵۳۹-۱۹
۲	ناصرات الاحمدیہ	۲۰۰۰-۰۰	۹۶۶-۹۶	۱۰۳۳-۰۴
۳	خدمت خلق	۱۰۰۰-۰۰	۷۶۵-۸۹	۲۳۴-۱۴
۴	اصلاح وارشاد	۱۰۰۰-۰۰	۶۱۰-۵۵	۳۸۹-۴۵
۵	اجتماع سالانہ	۳۰۰۰-۰۰	۵۱۳-۱۱	۲۴۸۶-۸۹

مندرجہ بالا کمی ہمیں تین ماہ میں پوری کرنا ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کے چندے میں باقی سب چندہ جات کی نسبت کمی زیادہ ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ابھی سے آنا شروع ہو جانا چاہیئے اس اعلان کو پڑھنے کے بعد سب لجنات یہ رپورٹ بھجوائیں کہ ان کے ذمہ کس کس مد کا کتنا چندہ باقی ہے۔ اس وعدے کے ساتھ کہ یہ کمی ستمبر تک پوری کر دی جائے گی۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

روس اور دیگر سوشلسٹ ممالک کی طرف سے پاکستان کو امداد کی پیشکش

روسی ماہرین کا وفد عنقریب پاکستان پہنچ جائے گا

کراچی ۳۱ جولائی۔ روس نے پاکستان کے تیسرے پنج سالہ منصوبے کے لئے امداد کی جو پیشکش کی ہے اس کے تحت ترقیاتی سکیموں کی ایک طویل فہرست روسی حکومت کو پیش کردی گئی ہے۔ ان ترقیاتی سکیموں پر بات چیت کے لئے عنقریب روسی ماہرین کا ایک وفد پاکستان آئے گا۔ اس امر کا انکشاف کراچی میں منصوبہ بندی کے کمیشن کے نائب صدر مسٹر سعید حسن نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ روس کے علاوہ پانچ دوسرے سوشلسٹ ممالک نے بھی پاکستان کے تیسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے مالی امداد دینے کی پیشکش کی ہے۔ اور اس سلسلے میں مجھے بات چیت کی دعوت دی ہے۔

انہوں نے اعلان کیا کہ تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے تحت جو سالانہ ترقیاتی پروگرام بنائے گئے ہیں۔ ان میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی جائے گی البتہ ان پر عمل درآمد میں مالی وسائل کو مدنظر رکھا جائے گا۔

سائنس کی تعلیم کے لئے آٹھ سکول اور دو کالج قائم کئے جائیں گے

لاہور ۳۱ جولائی۔ صوبائی وزیر تعلیم مسٹر یاسین وٹو نے بتایا ہے کہ مغربی پاکستان میں سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے آٹھ نئے سکول اور دو کالج قائم کئے جائیں گے ان میں سے ایک کالج لاہور میں اور دوسرا کراچی میں کھولا جائے گا۔ وزیر تعلیم لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے بتایا کہ روس کے ساتھ ثقافتی معاہدے کے تحت پاکستانی طلباء اور اساتذہ کو روس کی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم اور تربیت کے لئے بھیجا جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴